5

# بغیر سمجھے قرآن پڑھنے کی وجوہات

ابو عبداللہ

(۵)

# بغیر سمجھے قرآن پڑھنے

# کی

# وجوھات

ابو عبداللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی سیدالانبیاء
والمرسلین و علی آله وصحبه اجمعین اما بعد!

**لمحہ فکریہ!** قرآن مجید کے متعلق درج ذیل حقائق سے ہم سب آگاہ ہیں کہ:

(۱)۔قرآن کتابِ ہدایت ہے یعنی قرآن اسلئے نازل کیا گیا ہے کہ اس سے ہدایت حاصل کی جاسکے یعنی ہم اپنی سوچ سمیت دین کے تمام پہلو (عقائد،عبادات،اخلاقیات،معاملات،معاشیات) کوقرآنی احکامات کی روشنی میں متعین کریں۔(سورۃ البقرہ:2:185)

(۲)۔نزولِ قرآن کا ایک سبب یہ بتلایا گیا ہے کہ اسکی آیات پر تدبر(گہرا غوروفکر) کر کے عبرت ونصیحت حاصل کی جائے۔(سورہ ص:29)

(۳)۔بروزقیامت ہمارا محاسبہ قرآنی آیات کے تناظر میں ہونا ہے۔(زخرف:44-43)

(۴)۔جولوگ آیات کے مفہوم پرغوروفکرنہ کریں انہیں پروردگار نے جھنجوڑا ہے کہ کیا انکے دلوں پر قفل لگ چکے ہیں کہ وہ قرآن کی آیات پرغوروفکرنہیں کرتے؟(سورہ محمد:24)

(۵)۔قرآنی ہدایت سے بے بہرہ رہنے پر دنیا میں گمراہی اور آخرت میں شقاوت یعنی بدبختی کا نتیجہ منطبق ہونے کی خوفناک خبردی گئی ہے۔(سورہ طہٰ:123)

(۶)۔قرآنی ہدایت سے بے بہرہ لوگ بروزقیامت اندھے اٹھائے جائیں گے۔

(بنی اسرائیل: 72،سورہ طہٰ:126-124)

(۷)۔راہِ رسول ﷺ اور راہِ قرآن سے ناآشنا بدنصیب بروز قیامت اپنے ہاتھ چبا چبا کرکھائیں گےاورحسرت کریں گے کہ کاش وہ رسول ﷺ اورقرآن کی راہ پرزندگی بسر کرتے۔

(سورۃ الفرقان:27)

(۸)۔ نبی کریم ﷺ بروز قیامت قرآن کو پس پشت یعنی قرآن کی ہدایت کے بغیر زندگی بسر کرنے پر اپنی امت کی اللہ کی بارگاہ میں شکایت کریں گے۔ (سورۃ الفرقان:30)

(۹)۔ قرآن قولِ فیصل ہے۔ یہ حق اور باطل کے مابین فرق کرنے والی کتاب ہے، اسے تھامے بغیر گمراہی سے بچنا اور ہدایت پر آنا ممکن نہیں۔ نبی کریم ﷺ کو بھی تخصیص سے حکم دیا گیا کہ آپ نے وعظ وتذکیر قرآن کی بنیاد پر ہی کرنا ہے۔ (سورۃ ق:45، الفرقان:52)

لیکن افسوس صد افسوس کہ اسکے باوجود بھی ہم ٹس سے مس نہیں ہوتے اور الا ماشاء اللہ ہماری اکثریت دن رات بغیر سمجھے سپارے کے سپارے اور قرآن پر قرآن ختم کرتی جارہی ہے حالانکہ انہیں شاید ایک لفظ کی بھی سمجھ نہیں آپاتی۔

نتیجہ: بغیر سمجھے محض رسمی تلاوت تک محدود رہنے کا نتیجہ یہ ہے کہ ہماری زندگیاں قرآنی احکامات سے خالی ہیں اور لوگ دھڑا دھڑ قرآنی احکامات سے بے بہرہ ہی دنیا سے رخصت ہوتے جارہے ہیں۔ نظریاتی، اخلاقی و عملی زوال کی دلدل میں مسلمان پھنس چکے ہیں۔ یوں شیطان نے ہمیں اس پر بہت مطمئن کر کے اپنا کام نکال لیا ہے۔

باقی وہ لوگ جو ان پڑھ ہیں، جن میں سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں انکا معاملہ اللہ کی سپرد ہے۔ بہر کیف انہیں بھی دوسرے مخلص اہل علم سے قرآنی تعلیمات سے آگاہی کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے کیونکہ یہ خسارہ ابدی ہے۔ لیکن تعلیم یافتہ لوگ محض رسمی تلاوت تک محدود رہ کر دنیا سے گئے تو انکا بہت سخت محاسبہ ہوگا۔ ہماری **نمازیں**، ہماری عربی میں مانگی جانے والی **دعائیں** اور **اذکار**...... سب بغیر سمجھے ہیں۔ سوچنے کی بات ہے ایسا کیوں ہے؟ اسکی کیا وجوہات ہیں؟

## وجوہات

تلاوتِ قرآن الحمدللہ باعث رحمت وبرکت اور قلوب کی گرمائش کا ذریعہ ہے، لیکن زندگی بھر بغیر سمجھے سپارے کے سپارے، قرآن پر قرآن ختم کرتے جانا............ اور تلاوت کے ساتھ ساتھ قرآن کو سمجھنے کی کوشش نہ کرنا بہت بڑا دھوکہ ہے، جس کی لپیٹ میں فی زمانہ اکثریت آچکی ہے۔

فہم وتدبر کے ساتھ ساتھ قلوب کی گرمائش کیلئے قرآن کی تلاوت بھی ضرور کرنی چاہئے لیکن قرآنی احکامات سے بے بہرہ رہ کر زندگی بھر بغیر سمجھے قرآن پر قرآن ختم کرتے رہنے کی اصل وجہ تو ''شیطان'' ہی ہے۔شیطان قابو کرنے کیلئے درج ذیل ذرائع کو استعمال کرتا ہے:

(1)۔تلاوت کے مفہوم میں غلط فہمی

(2)۔احادیث میں تلاوت پر اجر وثواب کی نویدیں

(3)۔گمراہی کا خوف

(4): اسے سمجھنا بہت مشکل ہے

(5)۔اسے سمجھنا صرف علماء کی ذمہ داری ہے

انکی مختصر وضاحت پیش خدمت ہے:

## (1)۔تلاوت کے مفہوم میں غلط فہمی

'**تلاوت**' قرآن مجید کی ایک اہم اصطلاح ہے۔اس حوالے سے مسلمان بڑی غلط فہمی کا شکار ہیں۔لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ تلاوت سے مراد محض الفاظ کی رسمی ادئیگی ہی ہے اور اس اصطلاح کا اطلاق قرآن فہمی پر نہیں ہوتا اسلئے اسی پر اکتفا کر بیٹھتے ہیں۔ **اھل عرب** کیلئے معاملہ مختلف ہے چونکہ وہ اہل زبان ہیں، وہ دورانِ تلاوت قرآن فہمی سے محروم نہیں رہتے۔

بہر کیف حقیقت حال یہ ہے کہ '**تلاوت**' کی اصطلاح، الفاظ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ قرآن فہمی کے لئے بھی مستعمل ہے۔تلاوت لغت کے اعتبار سے ((تلیٰ، یتلو)) کسی کے پیچھے پیچھے آنا، کسی کی پیروی کرنا ہے، جیسے سورج اور چاند کی بابت آیا:

﴿وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا o وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَاo﴾. (الشمس:2-1)

''قسم ہے سورج کی اور اسکی روشنی کی، اور چاند کی جب اسکے پیچھے آئے۔''

یہاں وہی لفظ پیروی کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

مزید دیکھیں:

﴿كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِ يْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِ يْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰةُ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ o﴾
(آل عمران، آیت:93)

''ہر قسم کا کھانا تھا حلال بنی اسرائیل کیلئے مگر وہ جو حرام کرلیا تھا بنی اسرائیل نے خود اپنے اوپر تورات کے نازل ہونے سے پہلے۔فرما دیجئے لاؤ تورات اور اسکی تلاوت کرو(پڑھو)اگر تم سچے ہو۔''

یہاں بھی تلاوت کا لفظ محض رسمی تلاوت کی بجائے سمجھنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔مزید وضاحت کیلئے درج ذیل آیات پرغور وفکر کیجئے:

☆ ﴿وَ يَسْتَفْتُوْنَكَ فِى النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَ مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِىْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ﴾ (نسا:127)

''اور فتویٰ پوچھتے ہیں آپ سے عورتوں کے بارے میں،فرما دیجئے اللہ فتویٰ دیتا ہے تمھیں انکے بارے میں اور وہ آیات جو تم پر تلاوت کی جاتی ہیں اس کتاب کی (اس میں احکام ہیں)ان یتیم بچیوں کے متعلق جنہیں تم نہیں دیتے ہو جو حق مقرر کیا گیا ہے انکے لئے..''

☆ ﴿وَ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ o﴾ (قصص،آیت:53)

''اور جب انکے سامنے آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے اس پر(یعنی ان احکامات کو مان گئے) بے شک یہ حق ہے ہمارے رب کی طرف سے،ہم اس سے پہلے ہی حق تسلیم کر چکے تھے۔''

ایمان لانا یعنی ماننا اسی وقت جاتا ہے جب بات سمجھ آجائے۔بغیر سمجھ بوجھ محض رسمی الفاظ کی مشق کو ماننا بے معنی ہے۔

☆ ﴿اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ o﴾ (المومنون،آیت:105)

’’(اہل جہنم سے کہا جائے گا) کیا ایسا نہیں تھا کہ تمھارے سامنے میری آیات تلاوت کی جاتی تھیں اور تم انہیں جھٹلایا کرتے تھے؟‘‘

اسی طرح مزید دیکھئے: سورہ انعام آیت:۱۵۱، سورہ زمر، آیت: 71 اور سورہ نمل آیت:۹۲۔

ان دلائل سے قطعی طور پر یہ بات ثابت ہوگئی کہ تلاوت کا اطلاق محض رسمی الفاظی تک محدود نہیں بلکہ تلاوت کا اطلاق سمجھنے اور پیروی کرنے پر بھی ہوتا ہے۔ یہ بات درج ذیل حدیث پاک سے بھی بالکل واضح ہوجاتی ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک تمھارے دل اس پر متوجہ ہوں اور جب تمھارے خیالات منتشر ہوجائیں تو پھر اسے پڑھنا چھوڑ دو۔‘‘

(متفق علیہ، مشکوٰۃ، کتاب فضائل القرآن)

دورانِ تلاوت دل کا الفاظ پر متوجہ ہونے کا تقاضا بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ الفاظ کے ساتھ معنی پیش نظر رہے۔ الحمدللہ تلاوت کے مفہوم کے متعلق پہلی بڑی غلط فہمی واضح ہوگئی۔

## (2)۔احادیث میں تلاوت پر اجروثواب کی نویدیں

بغیر سمجھے قرآن پڑھنے کی دوسری بڑی وجہ احادیث میں تلاوت پر اجروثواب کی نویدیں ہیں۔

اس ضمن میں درج ذیل حقائق قابل غور ہیں:

(۱)۔ اگر اجروثواب کی نوید ’’تلاوت‘‘ کرنے پر ہے تو تلاوت کا مطلب بغیر سمجھے پڑھنا ہے نہیں بلکہ سمجھ کر پیروی کرنا ہے، جیسا کہ اوپر واضح کردیا گیا۔

(۲)۔ بالفرض اگر محض اجروثواب ہی پیش نظر ہو تو سمجھ کر تلاوت کرنے کا اجروثواب بغیر سمجھے تلاوت کرنے سے کہیں بڑھ کر ہے:

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس حال میں تشریف لائے کہ ہم صفہ میں تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ روزانہ صبح بطحان کی طرف یا عقیق کی طرف جائے اور وہاں سے بغیر

کسی گناہ اور بغیر کسی قطع رحمی کے دو بڑے بڑے کوہان والی اونٹنیاں لے آئے؟ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ ہم سب یہ پسند کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے صبح کوئی مسجد کی طرف نہیں جاتا کہ وہ اللہ کی کتاب کی دو آیتیں خود سیکھے یا سکھائے یہ اسکے لئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین تین سے بہتر ہے اور چار چار سے بہتر ہے، اسطرح آیتوں کی تعداد اونٹنیوں کی تعداد سے بہتر ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین، باب فضائل قرآن)

قرآن مجید سیکھنے کی اتنی بڑی فضیلت کہ ایک آیت کو سمجھنا بڑے کوہان والی ایک اونٹنی سے بھی افضل ہے۔ یہاں سیکھنے سے مراد عربی میں قرآن پڑھنا مراد نہیں بلکہ آیات کو سمجھنا ہی ہے کیونکہ جن سے مخاطب ہوا جارہا ہے عربی تو انکی اپنی زبان تھی۔

"حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: تو صبح جا کر کتاب اللہ کی ایک آیت سیکھے یہ تیرے لئے سو رکعت نماز سے بہتر ہے، اور تو صبح جا کر علم کا ایک باب سیکھے خواہ اس پر (اسی وقت) عمل کرے یا نہ کرے یہ تیرے لئے ہزار رکعت پڑھنے سے بہتر ہے۔" (ابن ماجہ، رقم:219)

فاتحہ کی ایک رکعت میں سات آیات ہیں۔ گویا ایک رکعت سمجھ کر پڑھنے سے صرف فاتحہ کی تلاوت کا سات سو رکعت بغیر سمجھے پڑھنے سے زیادہ اجر ہے۔

امید ہے حقیقت مکمل کھل چکی ہوگی۔ اللہ ہمیں حقیقت تسلیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(۳)۔ تلاوت پر اجر و ثواب کے حوالے سے عموماً واعظین تطبیق نہیں کرتے (یعنی تمام پہلو پیش نظر رکھنے کی بجائے صرف مرضی کا ایک ہی پہلو پیش رکھتے ہیں) اور پوری بات بتلانے کی بجائے ادھوری بات بتلاتے ہیں۔ حقیقت حال جاننے کیلئے درج ذیل حقائق ملاحظہ کریں:

ہمارے معاشرے میں حفظ قرآن کا مطلب بغیر سمجھے محض الفاظ کی مشق ہی لیا جاتا ہے، جبکہ حقیقت حال کچھ یوں ہے:

(i)۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے قرآن پڑھا، اسے یاد (حفظ) کیا اور اسکے حلال کو حلال اور اسکے حرام کو حرام جانا تو اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اسکے اہل خانہ کے ان دس افراد کے بارے میں اسکی سفارش قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی تھی۔''

(ترمذی:2905،ابن ماجہ:216،مشکوٰۃ،فضائل القرآن)

اس روایت کی سند تو ضعیف ہے تاہم یہ حدیث عموماً واعظین آدھی (صرف حفظ کرنے کی فضیلت تک ) بیان کرتے ہیں۔جبکہ پوری حدیث سے اصل حقیقت سامنے آجاتی ہے کہ اگر الفاظ کے معانی ہی معلوم ہی نہ ہوں تو کیسے پتہ چلے گا کہ قرآن کے احکامات کیا ہیں،قرآن کا حلال کیا ہے اور حرام کیا، اور قرآن ہم سے کیا تقاضا کر رہا ہے........؟

(ii)۔اس بات کو ایک اور انداز میں نبی کریم ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا:

''جس شخص نے قرآن پڑھا اور اسکے مطابق عمل کیا تو روز قیامت اسکے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا جسکی روشنی تمھارے دنیا کے گھروں میں چمکنے والے سوارج کی روشنی سے زیادہ اچھی ہوگی'' (مسند احمد:440/3،ابوداؤد:1453،مشکوٰۃ،فضائل القرآن)

قرآن پڑھ کر اس پر عمل کی نوبت تو اسی وقت آسکتی ہے جب اسکی سمجھ بھی آئے کہ وہ ہم سے کیا تقاضا کر رہا ہے.....؟

(iii)۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **((لم یفقه من قرا القرآن فی اقل من ثلاث))**

(جامع ترمذی:2949،ابوداؤد:1394،سندہ صحیح)

''جو شخص تین دن سے کم مدت میں قرآن ختم کرتا ہے تو وہ قرآن فہمی سے محروم رہتا ہے۔''

اسلئے تین دن سے کم مدت میں قرآن ختم کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔یعنی قرآن مجید کو اتنی تیزی سے پڑھنا کہ مفہوم سمجھ ہی نہ آسکے اسکی ممانعت ہے۔کم از کم تین دن کی مدت اگر ختم قرآن کو دی جائے تو ہی الفاظ کی تلاوت کے ساتھ ساتھ انہیں سمجھنا ممکن ہے۔

(iv)۔اسی تناظر میں نبی کریم ﷺ نے مزید فرمایا:

”قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک تمھارے دل اس پر متوجہ ہوں اور جب تمھارے خیالات منتشر ہو جائیں تو پھر اسے پڑھنا چھوڑ دو۔“ (متفق علیہ، مشکوٰۃ، کتاب فضائل القرآن)

دوران تلاوت دل کا الفاظ پر متوجہ ہونے کا تقاضا بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ الفاظ کے ساتھ معنی پیش نظر رہے۔

(iv)۔ ”رسول اللہ ﷺ نے ایک منافق کے بارے میں فرمایا:

”اسکی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن مجید مزے لے لے کر پڑھیں گے لیکن قرآن انکے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جس طرح تیر نشانے سے باہر نکل جاتا ہے۔“ (بخاری، کتاب المغازی، رقم:4351)

دوسری طرف وہ روایات بھی موجود ہیں جن میں قرآن کو اپنی آواز سے مزین کرنے کا کہا گیا ہے، لیکن اوپر ذکر کردہ روایات سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ مزین کرنے کا فائدہ بھی تبھی ہوگا جب اسے سمجھ کر عمل پیرا ہوا جائے۔

(v)۔رسول اللہ ﷺ نے بہت خوفناک پیشین گوئی یوں فرمائی:

((اکثر منافقی امتی قراوھا))۔”میری امت کے بیشتر منافقین قراء ہوں گے۔“

(مسند احمد، صحیح جامع الصغیر للبانی، حصہ اول، رقم:1214)

الحمدللہ اب مسلمانوں میں نظریاتی نفاق تو نہیں لیکن عملی کمزوری ہے۔ اگر قرآن سمجھ کر پڑھا جائے تو ہی حقیقی اصلاح ممکن ہے۔

(۴)۔بغیر سمجھے قرآن پڑھنے کی سب سے بڑی وجہ درج ذیل روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اسکے لئے ایک نیکی ہے، اور ایک نیکی کا اجر اس طرح کی دس نیکیوں کے برابر ہوتا ہے۔ اور میں نہیں کہتا کہ ’الم‘ ایک حرف ہے۔ بلکہ ’الف‘ ایک حرف ہے، ’لام‘ ایک حرف ہے اور ’میم‘ ایک حرف ہے۔“ (جامع ترمذی)

اس ضمن میں پہلی غلطی تو یہ ہے کہ صرف اس ایک روایت کو بنیاد بنالینا اور اوپر ذکر کردہ دیگر تمام روایات کو نظر انداز کر کے بغیر سمجھے قرآن پڑھنے پر گامزن ہوجانا اپنے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ (الم) حروف مقطعات میں سے ہے جس کا مطلب ہم جان ہی نہیں سکتے، یعنی ہم اسکا معنی جاننے کے مکلّف ہی نہیں۔ تو ایسی صورت حال میں محض تلاوت بھی فرمان رسول ﷺ کے مطابق اجر کا باعث ہوگی۔ لیکن وہ آیات جن کا معنی ہم جان سکتے ہیں، اسکے باوجود بھی بغیر سمجھے محض رسمی تلاوت تک محدود رہنا اور پوری زندگی قرآن پر قرآن ختم کرتے ہوئے بغیر سمجھے تلاوت کرتے ہی زندگی گزار دینا، جبکہ ہماری زندگیاں فہم قرآن سے ناواقفیت کی بنا قرآنی احکامات کے خلاف ہوں تو پھر تلاوت ہمارے کس کام آئے گی؟ جیسا کہ امام غزالی رحمہ اللہ نے احیاء علوم الدین میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے:

''بہت سے قرآن کی تلاوت کرنے والے (ایسے ہوتے ہیں کہ وہ قرآن پڑھ رہے ہوتے ہیں) حالانکہ قرآن ان پر لعنت کر رہا ہوتا ہے۔''

اس روایت کی سند تو مستند نہیں لیکن اصولاً یہ بات بالکل درست ہے، جسکی وضاحت یوں کی گئی ہے کہ جب انسان قرآن میں پڑھتا ہے (الا لعنة الله على الظالمين)۔ یعنی ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو، اور خود بھی ظلم پر کاربند ہوتا ہے، تو یقیناً تلاوت کے باوجود بھی وہ خود اس لعنت کی زد میں آجاتا ہے۔ اسی طرح جب قرآن جھوٹوں پر لعنت کرتا ہے تو جھوٹ پر کاربند شخص، تلاوت کرنے کے باوجود اسکی زد میں آجائے گا۔ اسی طرح شرک کے ارتکاب پر تلاوت کے باوجود بھی انسان شرک پر آنے والی وعیدوں کی زَد سے بچ نہ سکے گا۔

قابل غور! اس ضمن آخری اہم بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ قرآن کی تلاوت خواہ نماز میں ہو یا نماز کے باہر، تفکر و تدبر کے بغیر نہ کرتے تھے۔ بات کو سمجھنے کیلئے درج ذیل روایت پر غور فرمائیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''راتوں میں سے ایک رات نبی کریم ﷺ فرمانے لگے، اے عائشہ مجھے چھوڑ دو۔ میں

اس رات اپنے رب کی بندگی کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کیا واللہ مجھے آپ ﷺ کی قربت بڑی عزیز ہے۔ لیکن آپ کی خوشی بھی مجھے محبوب ہے۔ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کھڑے ہوگئے، وضو کیا، نماز میں روتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ کی گود تر ہوگئی۔ پھر فرماتی ہیں کہ روتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک بھی بھیگ گئی۔ پھر روتے رہے، اتنا روئے کہ زمین بھی گیلی ہوگئی۔ پھر (حضرت) بلال (رضی اللہ عنہ) آگئے نماز کی اطلاع دینے کیلئے۔ جب انہیں روتے دیکھا تو عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ، آپ کیوں روتے ہیں، اللہ نے تو آپ کے اگلے پچھلے سب ذنب معاف فرمادیئے ہیں، تو جواب دیا: کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ آج رات مجھ پر ایسی آیت (آل عمران، آیت۔۱۹۰) نازل ہوئی، افسوس اس پر جو اسے پڑھے لیکن اس پر غور وفکر نہ کرے۔!''

(صحیح ابن حبان، رقم: 387:، اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم)

امید ہے ایک حرف پر ''دس نیکیوں'' کے حوالے سے حقیقت حال واضح ہوچکی ہوگی۔ باقی اگر کسی کا عقیدہ ہی خراب ہے، عقیدہ وعمل میں توحید کی جگہ شرک ہے، رسالت کی جگہ اندھی وجامد تقلید ہے اور سنت کی جگہ بدعت ہے تو پھر تلاوتِ قرآن کا ثواب اسکے کس کام آئے گا؟

معلوم ہوا کہ بات اس وقت تک نہ بنے گی جب تک ہم تلاوت کے ساتھ ساتھ اسکا فہم حاصل نہ کریں اور اسے تسلیم نہ کریں گے۔ باقی ہم تلاوت کی نفی نہیں کرتے تلاوت سے قلوب کو ضرور گرمائیں، لیکن ساتھ ساتھ فہم قرآن کی بھی فکر کریں، محض تلاوت ہی نہ کرتے جائیں تاکہ قرآن پڑھنے کا اصل مقصد حاصل ہوسکے۔

تلاوت اور قرآنی فہمی دونوں سے مستفید ہونے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ ایک ایک رکوع پہلے تلاوت کیا جائے پھر اسے سمجھ لیا جائے، یا ایک ایک آیت پہلے تلاوت کی جائے پھر اسے سمجھا جائے۔

**نوٹ**: اس ضمن میں ایک انتہائی اہم حقیقت بھی پیش نظر رہے کہ ''امام ابوحنیفہؒ '' کے اُصولِ روایت کے مطابق اخبار آحاد کی نسبت نبی کریم ﷺ کی طرف کرنا قطعی نہیں بلکہ ظنی ہے۔ اخبار آحاد

کی سندکی درستگی کے ساتھ ساتھ درایت ومتن کوملحوظ رکھنا بھی انتہائی ضروری ہے۔یعنی متن کی تاویل قرآنی احکامات اوررائج سنت کے مطابق کرنا ضروری ہے۔تفصیل کیلئے دیکھئے ہماری تحریر:
(قرآن مجید کی حاکمیت)

## (3): گمراہی کا خوف

جہاں تک قرآن مجید سے گمراہی کا تعلق ہے تو اس سے نافرمان لوگ جو رب کی بات نہ ماننا چاہیں یا اپنا نقطہ نظر قرآن پر مسلط کرنا چاہیں صرف وہ گمراہ ہوتے ہیں۔جیسا کہ پروردگار نے فرمایا:

﴿یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا وَّ یَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا وَ مَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ﴾(البقرہ:2:آیت:26)

''وہ اس قرآن کی مثال کے ذریعے کئی لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور کئی لوگوں کو ہدایت دیتا ہے اور اس سے گمراہ نہیں کرتا مگر فاسقوں کو''

قرآن سے انشاء اللہ گمراہ ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں، گمراہی تو اصل میں ہمارے اپنے اندر ہوتی ہے جب ہم فرقہ واریت کے تناظر میں اپنے آپ کو قرآن کے سامنے پیش کرنے کی بجائے، من وعن اللہ کی بات ماننے کی بجائے، قرآن کے منہ میں لقمہ ڈال کر غلط تاویل وتحریف کی راہ اپناتے ہیں۔!
امید ہے آپ کو بات سمجھ آچکی ہوگی اسلئے گھبرائیں نہیں۔انشاء اللہ جو بھی قرآن کی طرف اخلاص کے ساتھ رجوع کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ہدایت سے نوازے گا اور جتنا زیادہ وقت دے گا، اسے سیکھے گا، سمجھنے کی سعی کرے گا اتنی ہی زیادہ اس پر نوازشیں ہوں گی۔

## (4): اسے سمجھنا بہت مشکل ہے

قرآن مجید میں اہم چیزوں کو طرح طرح سے مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ہاں یہ ضرور ہے کہ اسے سمجھنے کے لئے کچھ نہ کچھ کوشش تو ضرور کرنی پڑے گی۔ہمارا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ لوگوں نے اپنے اپنے فرقے بچانے کے لیے جو کتابیں لکھی ہیں ان کی نسبت قرآن بہت آسان ہے۔
اللہ جل جلالہ نے سورۃ القمر میں چار مرتبہ تاکید کے ساتھ فرمایا!

﴿وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝﴾ (القمر:آیت۔17,22,32,40)

''یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کیلئے آسان کردیا ہے تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا''؟

غور فرمائیں: ایک ہی بات کو چار مرتبہ دہرایا، پھر تحقیق کے ساتھ شک کا خاتمہ کردیا، پھر سوالیہ انداز اختیار کیا تاکہ بات سمجھ آجائے کہ عام لوگ اگر کوشش کریں تو اسے سمجھ سکتے ہیں؟

مزید تسلی کے لئے کچھ اور آیات ملاحظہ کریں:

☆ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ لَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا﴾

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے بندے پر یہ کتاب نازل کی اور اس میں ٹیڑھ و کجی نہیں رکھی'' (سورۃ الکھف، آیت:1)

☆ ﴿وَ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًی وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ﴾ (سورۃ النحل، آیت:89)

''اور ہم نے آپ پر جو کتاب نازل کی ہے وہ ہر چیز کو صاف اور واضح بیان کرتی ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے مسلمین (تسلیم کرنے والوں) کے لئے''

محترم ساتھیو! اللہ کی طرف سے اس وضاحت اور خوشخبری کے بعد آپ ہرگز نہ ڈریں، اللہ کی بات پر یقین کریں اور قرآن مجید کو ترجمہ کے ساتھ سمجھ کر پڑھنے کا عہد کریں۔ انشاءاللہ آپ گمراہ نہیں ہوں گے بلکہ ہدایت و کامیابی پائیں گے۔

## (5)۔ اسے سمجھنا صرف علماء کا فرض ہے

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قرآن وسنت کو سمجھنا صرف علماء کا فرض ہے باقی لوگوں کو علماء کی ہی پیروی کرنی چاہئے جیسا کہ قرآن مجید میں بھی آیا:

﴿وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَ لِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ۝﴾

(التوبہ، آیت:122)

''اور یہ تو نہیں ہوسکتا کہ مومن سب کے سب نکل کھڑے ہوں، سوایسا کیوں نہ کیا گیا کہ ہر ایک جماعت سے چند اشخاص نکل جاتے تا کہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتے اور جب یہ اپنی قوم کی طرف واپس آتے تو ان کو ڈر سناتے تا کہ وہ ڈر جاتے۔''

وضاحت: مذکورہ آیت کریمہ کا تعلق دین کی گہری بصیرت کے حصول کے ساتھ ہے۔ یقیناً سب لوگ اس کے مکلّف نہیں بنائے گئے۔ کسی بستی یا علاقے سے کچھ لوگوں کے لئے تو ضروری ہے کہ وقف ہو کر کر دین کی تفصیلات سیکھیں پھر دوسروں تک پہنچائیں۔ لیکن عوام سے بھی انکی اپنی حیثیت کے مطابق بالخصوص ضروری دین بشمول عقائد ونظریات سیکھنے اور دوسروں تک پہنچانے کا تقاضا کیا گیا ہے:

﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (التوبہ، آیت:71)

''مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں، اچھائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں۔''

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾

(التوبہ، آیت:71)

''اے اہل ایمان بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو آگ سے جسکا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔''

اسی طرح سورۃ العصر میں تمام نسل انسانی کیلئے خسارے سے بچنے کی چار بنیادی شرائط بتلائی گئی ہیں:

(۱) ایمان لانا، (۲) اعمال صالحہ پر عمل پیرا ہونا،

(۳) حق بات کی دوسروں کو وصیت کرنا (۴) صبر کی تلقین کرنا

خود علم ہوگا تو دوسروں تک بات پہنچائی جائے گی۔ مندرجہ بالا تمام آیات کے مخاطب سب لوگ ہیں۔ یعنی اپنی اپنی استعداد کے مطابق سب بات سمجھنے اور دوسروں تک پہنچانے کے مکلّف ہیں۔ ہاں سب کیلئے دین فہمی کی گہری بصیرت کیلئے وقف ہونے کی ضرورت نہیں اس کے لئے ہر علاقے میں کچھ

لوگ ایسے ضرور ہونے چاہئیں جو اس کام کیلئے وقف ہو کر دوسروں کی رہنمائی کا ذریعہ بنیں۔لیکن جب فرقہ واریت کے تناظر میں سچائی مفقود ہو جائے تو پھر سب پر کوشش ضروری ہو جاتی ہے۔

اگلی **اهم بات** یہ ہے کہ اگر علماء کے فہم کے مطابق ہی قرآن کی پیروی کرنی ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس مکتب فکر کے علماء کی رائے کے مطابق قرآن کو سمجھا جائے؟ فرقہ (A)، یا (B)، یا (C)، یا (D)......؟ ہر گروہ یہ کہے گا کہ ہمارے علماء کے فہم کے مطابق کیونکہ باقی سب گمراہ ہیں۔یعنی ہر گروہ صرف اپنے آپ کو صحیح اور باقی سب کو گمراہ قرار دے گا اور دوسروں کے علماء کے قرآنی فہم کی پیروی کو گمراہی کا سبب قرار دے گا! اُمید ہے کہ قرآن فہمی سے دور رہنے کا مذکورہ دھوکہ واضح ہو گیا ہو گا۔

## چند قابل غور مثالیں

حقیقت سے مزید آگاہی کیلئے چند مثالوں پر غور فرمائیں:

**مثال۔۱**: فرض کریں کوئی شخص کسی مقصد کو پانے کیلئے کوئی منصوبہ بنائے، اس ہدف کو پانے کیلئے وہ بہت خرچ کرے، بلڈنگ بنائے، لوگوں کو بھرتی کرے، آلات خریدے...... یہ سب چیزیں تو آجائیں، اور تو بہت کچھ ہو رہا ہو لیکن جس مقصد کیلئے یہ سب کچھ کیا گیا تھا، وہ بیچ سے نکل جائے تو اس کے مالک پر کیا گزرے گی۔؟

**مثال۔۲**: فرض کریں، کسی جگہ پر کوئی اجنبی غیر زبان شخص لوگوں کو کسی بڑے خطرے سے چیخ چیخ کر آگاہ کرے، لوگ بجائے کسی اہل زبان سے اسکی بات کو سمجھنے کی فکر کرنے کے، اسکے الفاظ کو بغیر سمجھے رٹہ لگا کے اسی طرح دھرانا شروع کر دیں جس طرح وہ بول رہا تھا۔تو اسکا نتیجہ کیا نکلے گا، کیا یہ عقلمندی ہو گی۔؟

**مثال۔۳**: کوئی شخص کسی غیر زبان بیرون ملک تعلیم کیلئے جائے۔وہاں وہ سارا سال کلاسیں بھی لے، پرچہ میں بھی بیٹھے لیکن جب تک وہ اس زبان سے واقف نہیں ہو گا وہ پرچے میں کچھ بھی نہیں لکھ سکے گا۔یوں کلاسیں لینے اور پرچہ میں حاضر ہونے باوجود بھی وہ فیل ہونے نہیں بچ سکے گا۔!

اللہ تعالیٰ ہمیں موت سے قبل فوراً حقیقت پر آنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

## تلاوتِ قرآن۔حرف آخر

اس ضمن میں حرف آخر کے طور پر درج ذیل آیت کریمہ پر غور فرمائیں:

﴿بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ o﴾ (سورۃ النحل،آیت:44)

''بھیجا تھا انکو کھلی نشانیاں اور کتابیں دے کر اور اتارا تم پر بھی ہم نے یہ ذکر کہ آپ کھول کھول کر بیان کر دیں اسے انسانوں کے سامنے وہ تعلیم جو نازل کی گئی ہے انکے لئے اور تا کہ وہ غور وفکر کریں''

یہاں رب کریم نے یہ بات کھول کر بالکل واضح انداز سے بیان فرمادی ہے کہ قرآن کو نازل کرنے کا بنیادی مقصد اس پر غور وفکر کرنے اور سمجھنے کے سوا کچھ نہیں کیونکہ یہ انسان کا دستور حیات ہے۔اسی پر دیگر فوائد و برکات کا دارومدار ہے۔جس طرح دنیا میں بننے والی پیچیدہ مشینوں کے صحیح استعمال کے لئے ان کے ساتھ ہدایت نامہ (Instructions/Guiding Manual) جاری کیا جاتا ہے ۔انسان کی مشین کائنات کی پیچیدہ ترین مشین ہے جسے اپنی سلامتی اور صحیح طور پر چلنے کے لیے ایسے ہدایت نامے کی ضرورت تھی جو جسمانی اور روحانی دونوں لحاظ سے رہنمائی فراہم کر سکے۔ یہ ہدایت نامہ قرآن مجید ہے اور نبی کریم ﷺ اس ہدایت نامے کی عملی تصویر ہیں۔یوں انسان کے لیے دو عظیم ترین نعمتیں قرآن مجید اور اللہ کے پیارے رسول ﷺ ہیں۔

## کتاب الٰہی سے ہمارا تعلق!

افسوس کہ تلاوت کی بابت مذکورہ غلط فہمی کی بنا پر قرآن مجید سے محبت کرنے والے بھی بغیر سمجھے قرآن پر قرآن ختم کرتے دنیا سے رخصت ہوتے جا رہے ہیں............ لیکن ایک رکوع بھی سمجھنے کی توفیق نہیں ملتی۔ہماری تلاوت،نمازیں،دعائیں،اذکار وتسبیحات..... سب بغیر سمجھے ہیں! عام لوگوں کی حالت اس سے بھی قابل رحم ہے:

عام طور پر جب کبھی ہمیں دنیاوی غرض و غایت لاحق ہو،نقصان یا خوف کا اندیشہ ہو، جان کنی کا مسئلہ

ہو، بیماری یا پریشانی لاحق ہو........ تو ان حالات میں ہم اس کتاب کی طرف حسب ضرورت رجوع کرتے ہیں: قول وقسم اٹھانے کے لئے، تعویذات بنانے یا مخصوص آیات کے وظیفے کے لئے، خطرات اور پریشانیوں سے بچنے کی خاطر اسکا نسخہ گھروں میں رکھنے کے لئے۔اسی طرح مختلف پرگراموں کے آغاز کے لئے رسمی تلاوت کی حد تک، علماء حضرات کا تعلق اپنے اپنے پسندیدہ مسالک اور فرقوں کی بالادستی کے لئے چیدہ چیدہ آیات کو بنیاد بنانا اور تاویلات کرنا، حفاظ کا الفاظ کی زبانی مشق اور قراء حضرات کی ساری زندگی الفاظ کی ادائیگی کے فن میں ایک دوسرے پر برتری جتانے میں ہی گزر جاتی ہے۔قرآن مجید کی تلاوت کو مزین کرنا پسندیدہ عمل ہے لیکن حد سے تجاوز کرتے ہوئے شب و روز الفاظی کی مہارت میں گزار دینا اور اس کتاب کے بنیادی مقصد یعنی فہم قرآن سے محروم رہنا بہت بڑا خسارہ ہے جس کے متعلق بروز قیامت اللہ کی بارگاہ میں ہماری شکایت بھی لگنی ہے۔

﴿وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝﴾

(الفرقان، آیت:30)

''اور عرض کریں گے رسول (ﷺ) کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو پس پشت ڈال دیا تھا (نظرانداز کر دیا تھا)''

اگر ہم دنیا و آخرت بچانا چاہتے ہیں، تو الحمد للہ مذکورہ ضمن میں حقیقت سے آگاہی کیلئے ٹھوس دلائل پیش کر دیئے گئے ہیں۔اگر ہم اپنا فائدہ چاہتے ہیں تو تلاوت کے ساتھ ساتھ قرآن سمجھنے کی طرف بھی بھرپور توجہ دیں۔اب تو تقریباً ہر زبان میں تراجم ہو چکے ہیں اور سوشل میڈیا کے ذریعے ہر قسم کی سہولت بھی موجود ہے، اسلئے اب تو کوئی عذر بھی باقی نہیں رہا۔اللہ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

﴿وما توفيقى الا بالله﴾

۞۞۞۞۞

# ہماری اہم تحاریر

1۔ہدایت: (ہدایت سے کیا مراد ہے اور ہدایت کسے نصیب ہوگی؟ انتہائی اہم حقائق؟)

2۔قرآن مجید کی حاکمیت: (احناف اور مالکیہ کے اُصولِ روایت کی روشنی میں عالمگیر غلط فہمی کا ازالہ)

3۔امت مسلمہ کا اخلاقی زوال: (زوال کی بنیادی وجوہات اور نجات کا یقینی حل)

4۔قرآن مجید سمجھ کر پڑھنا ضروری ہے؟: (ضروری دلائل کے واضح بیان پر مشتمل اہم تحریر)

5۔راہ فلاح کی پہلی بڑی گھاٹی: (فلاح میں حائل پہلی گھاٹی یعنی: دنیا پرستی پر حقائق سے آگاہی اور نفس و شیطان کے حجابات کی حقیقت)

6۔ رسالت کا حقیقی تصور: (راہِ فلاح کی دوسری گھاٹی یعنی رسالت کے مقابلے میں آبا پرستی جامع آگاہی)

7۔توحید کا جامع تصور: (راہِ فلاح کی تیسری گھاٹی یعنی شرک کے مقابلے میں توحید پر جامع رہنمائی)

8۔عبادت کا معنی مفہوم: (تفہیم عبادت پر ایک اہم کتابچہ)''

9۔ظلم عظیم پر جامع رہنمائی: (راہِ فلاح کی تیسری گھاٹی یعنی غلاظتِ شرک پر جامع رہنمائی)

10۔ امت اسلامیہ کا اتحاد: (امت اسلامیہ کے اتحاد و یکجہتی اور فرقہ واریت کی نحوست پر انتہائی اہم تحریر)

11۔ پردہ: (پردہ کے ضمن میں مرد و عورت کیلئے قرآن و سنت کے احکام)

12۔اسلام کا قانونِ طلاق: (یک مجلسی تین طلاق کے ایک یا تین واقع ہونے پر اہم رہنمائی)

13۔ طاقتور ابلیسی دھوکے: (مکار ابلیس کی مزین کردہ انتہائی طاقتور چالوں سے آگاہی)

14۔مجموعہ تحاریر: (مختلف اہم موضوعات پر زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر کا مجموعہ)

15۔کائنات سے خالق کائنات تک: (وجود خالق کے حیرت انگیز دلائل، تمام نسل انسانی کے لئے)

16۔مختصر تحاریر: (مختلف اہم موضوعات پر زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر: کتابچے، پمفلٹ وغیرہ)

﴿آئیں دنیا و آخرت کی کامیابی کیلئے پیغام حق کی کاوش کو دوسروں تک پہنچانے میں تعاون کریں﴾

وہ بڑی حقیقت جسے جھٹلایا نہیں جا سکتا، یہ کہ اللہ کی بارگاہ میں ہم سب کا محاسبہ قرآن مجید پر ہونا ہے۔ اسے تھامے بغیر نہ دنیا میں بقا ہے اور نہ ہی آخرت میں۔ جو قرآن کی میزان پر فیل ہو گیا وہ ہار گیا اور جو خوش نصیب اس میزان پر پاس ہو گیا وہ بازی جیت گیا۔ اگر ہم اس کتابِ عظیم کو سمجھ کر پڑھنا اور اس پر عمل کرنا شروع کر دیں تو ہماری دنیا بھی بن جائے اور آخرت بھی۔ لیکن افسوس کہ اس حقیقت کو ماننے کے باوجود بھی الا ماشاءاللہ ہم اسے سمجھ کر پڑھنے کی طرف آمادہ نہیں ہوتے، بلکہ زندگی بھر بغیر سمجھے سپارے کے سپارے اور قرآن پر قرآن ختم کرتے جا رہے ہیں۔ قرآن کے ساتھ ہمارے اس طرزِ عمل کی کیا وجوہات ہیں؟ یعنی ہم اسے سمجھ کر پڑھنے کی طرف کیوں آمادہ نہیں ہو پاتے؟ اس تحریر میں ان وجوہات کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ جلد از جلد آگاہ ہو کر دوسروں کی آگاہی کا ذریعہ بن جائیں، شاید ہماری دنیا و آخرت بچ جائے۔

(ہمارا عزم)

سچائی کی پیروی

www.khidmat-islam.com
khidmat777@gmail.com

Designed By: عبدالواسع 0307-4122161